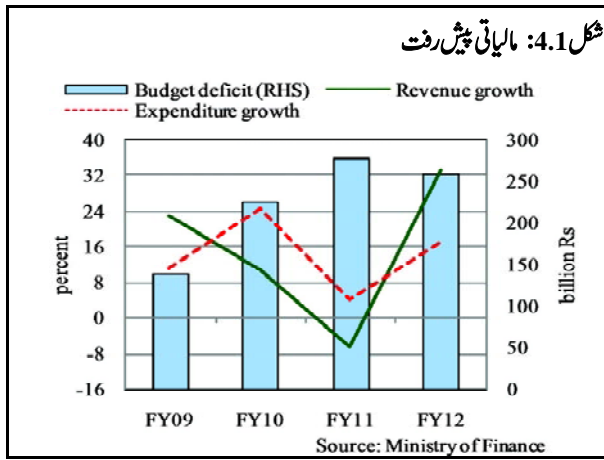


## 4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

### 4.1 مالیاتی صورتحال



مالی سال 2012ء کی پہلی سہ ماہی میں بجٹ خسارہ خام ملکی پیداوار کا 1.2 فیصد تھا جبکہ یہ گزشتہ سال کی اسی سہ ماہی کے دوران 1.5 فیصد تھا (شکل 4.1)۔ بجٹ خسارے میں کمی بنیادی طور پر ٹیکس وصولی کی کوششوں کے نتیجے میں ٹیکس وصولی میں نمایاں اضافے نیز درآمدی ٹیکسوں میں زائد نمو کے باعث ہوئی جبکہ اخراجات میں بھی گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ نمو ظاہر ہوئی۔ تاہم، اس کا مثبت پہلو یہ ہے کہ اس نمو کے کچھ حصے کا جھکاؤ ترقیاتی اخراجات کی طرف تھا (جدول 4.1)۔

تاہم، خسارے کی مالکاری ایک مسئلہ رہی۔ حکومت بجٹ خسارے کی مالکاری کے لیے بیرونی وسائل ہروئے کا نہیں لاسکی۔ زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران بیرونی قرضوں کی ادائیگی نئے قرضوں کی وصولی سے زیادہ تھی۔ م س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں منفی 4.4 ارب روپے خالص بیرونی مالکاری ہوئی۔ نتیجتاً مالکاری کا سارا بوجھ ملکی وسائل پر آیا۔

مستقبل میں حکومت کے لیے اپنا خام ملکی پیداوار کا 4.7 بجٹ خسارے کا ہدف حاصل کرنا ان اسباب کی بنا پر مشکل ہوگا: (1) ٹیکس محاصل میں ٹھوس نمو بڑی حد تک درآمد سے منسلک سیلز ٹیکس کی وجہ سے ہوئی، جسے زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران خام تیل اور کھاد کی زائد اکائی مالیت سے تقویت ملی۔ تاہم، کھاد اور پیٹرولیم مصنوعات، دونوں پر زراعت کے سبب آنے والے مہینوں میں ٹیکسوں میں اس فائدے کے اثرات زائل ہو سکتے ہیں، (2) اتحادی سپورٹ فنڈ (150 ارب روپے) اور 3 جی لائسنسوں کی وصولی پر بہت زیادہ انحصار اور (3) صوبائی ادائیگیوں کے توازن میں 125 ارب روپے کا متوقع فاضل۔ اگرچہ، 3 جی لائسنسوں کا اجرا مارچ 2012ء میں عمل میں آئے گا۔ تاہم، اتحادی سپورٹ فنڈ اور صوبائی فاضل پہلے ہی کم ہو رہے ہیں۔

جدول 4.1: سرکاری مالیات کا خلاصہ				
ارب روپے				
پہلی سہ ماہی				
فیصد نمو	م 12ء	م 11ء	میزانی تخمینہ م 12ء	
33.4	533.6	400.1	2870.5	مجموعی حاصل
28.9	409	317.3	2151.2	ٹیکس حاصل
50.4	124.7	82.9	719.3	غیر ٹیکس وصولیاں
16.9	790.9	676.3	3721.2	مجموعی اخراجات
15.9	656.6	566.7	2976.3	جاری
39.6	87.7	62.8	744.9	ترقیاتی اور خاص قرض گاری
-0.4	46.6	46.8	0	غیر تخصیص شدہ
-6.9	257.2	276.2	850.6	مجموعی خسارہ
ماکاری بڑھانے:				
	-4.4	56.9	134.5	بیرونی ذرائع
	261.6	219.3	716.1	اندرونی ذرائع
	119.5	120.9	303.5	بینکاری نظام
	142.1	98.4	412.6	غیر بینک
بلور فیصدی ڈی پی				
	1.2	1.5	4	مجموعی مالیاتی خسارہ
	0.6	0.9	-	حاصل کا خسارہ
	0.4	0.6	-	بنیادی خسارہ
ماخذ: وزارت خزانہ				

### محاصل

م 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران محاصل میں مجموعی طور پر 33.4 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ م 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یہ نمونہ تھی۔ اس نمو میں غیر ٹیکس عناصر نے بھی کردار ادا کیا (بالخصوص، 54 ارب روپے اسٹیٹ بینک کے منافع کی حیثیت سے منتقل ہوئے)۔ سب سے اہم کردار سیلز ٹیکس کی بلند شرح نمو نے ادا کیا (جدول 4.2)۔<sup>33</sup>

اگرچہ ایف بی آر م 11ء کے دوران اصلاحات کے ایجنڈے کو آگے نہیں بڑھا سکا (ماسوائے سال کے آخر حصے میں چند عارضی اقدامات کے)۔ م 12ء کے بجٹ میں استثنا کے خاتمے اور ٹیکس حکام کے ٹیکس کے نفاذ کو بہتر بنانے کے عزم نے وفاقی ٹیکس محاصل میں اضافے میں مدد دی۔

بلا واسطہ ٹیکس اور سیلز ٹیکس کی مد میں وصولیوں میں، جو مل کر ایف بی آر کے محاصل کا 81.4 فیصد ہیں،

بالترتیب 30.1 فیصد اور 38.6 فیصد نمو ہوئی۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے، سیلز ٹیکس کی بھرپور وصولی کو بلند درآمدی قیمتوں سے تقویت ملی۔

اگرچہ، سیلز ٹیکس کی وصولی کے ضمن میں اعداد و شمار بلحاظ اشیا ابھی تک دستیاب نہیں ہیں، تاہم اس نمو کو دو اشیا، کھاد اور پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ ان دونوں اشیا کی درآمد میں پہلی سہ ماہی کے دوران 50 فیصد نمو ہوئی۔ مزید برآں، م 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی درآمدات کی مالیت میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران ہونے والے 10.3 فیصد اضافے کے مقابلے میں 24.3 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ بھی درآمدی ٹیکسوں کی نمو کا سبب بنا (جدول 4.3)۔

م 12ء کے لیے ایف بی آر کا ٹیکس وصولی کا سالانہ ہدف 1,952.3 ارب روپے ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ گزشتہ سال کی ٹیکس وصولی سے 394.3 ارب روپے زیادہ ٹیکس وصولی میں وقتی رجحان کی بنیاد پر ایف بی آر کو م 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 406.4 ارب روپے وصول کرنے

<sup>33</sup> غیر ٹیکس حاصل کے اندر سب سے زیادہ اضافہ اسٹیٹ بینک کے منافع میں تھا، اس کے بعد سود اور منافع منقسم (حقوق سرمایہ کاری پر)۔ اس کے علاوہ متعدد چھوٹی مدیں بشمول مختلف اقسام کی فیس، لائسنس وغیرہ ہیں، جن سے م 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 17.8 ارب روپے کا مجموعی اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ ایسی وصولیوں کی پائیداری محل نظر ہے۔

جدول 4.2: پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکس اور غیر ٹیکس حاصل			
ارب روپے			
مطلق فرق	م 12ء	م 11ء	ٹیکس حاصل
91.7	409	317.3	ٹیکس حاصل
33.2	127.6	94.4	براہ راست ٹیکس
47.4	204.3	156.9	اشیا اور خدمات پر ٹیکس
4.4	28.8	24.4	ایکسائز ڈیوٹی
43	175.5	132.5	بیلر ٹیکس
5.9	42.4	36.5	بین الاقوامی تجارت پر ٹیکس
4.9	19	14.1	دیگر ٹیکس
0.3	15.6	15.3	پیٹرولیم لیوی
41.8	124.7	82.9	غیر ٹیکس حاصل
13.6	14.5	0.9	سود اور منافع منقسمہ
14	54	40	اسٹیٹ بینک کا منافع
0.4	1.8	1.4	دفاع
0.7	5.7	5	گیس پر ترقیاتی اخراجات
-4.6	15	19.6	رائٹی
17.8	33.7	15.9	متفرق
133.5	533.6	400.1	مجموعی حاصل
ماخذ: وزارت خزانہ			

جدول 4.3: پہلی سہ ماہی کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی				
ارب روپے				
فیصد نمو	م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء
41.7	19.4	148.8	105	درآمدات پر ٹیکس
62.8	22.7	104.1	64	سیلز ٹیکس
-44	41.2	2.2	3.9	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
14.4	12.4	42.5	37.2	کسٹم ڈیوٹی
15.8	2.4	107.4	92.7	ملکی ٹیکس
16.4	7.4	81.2	69.7	سیلز ٹیکس
14.1	-10.2	26.2	23	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
29.6	10.8	256.3	197.8	مجموعی بالواسطہ ٹیکس
30.1	12.2	124.5	95.718	براہ راست ٹیکس
29.7	11.2	380.8	293.5	مجموعی ٹیکس وصولی
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو				

چاہیے تھے۔ اس سے 25.6 ارب روپے کی کمی کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اسی طرح ایف بی آر کے اعداد و شمار سے اختتام دسمبر 11ء میں 840.1 ارب روپے کی ٹیکس وصولی ظاہر ہوتی ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایف بی آر کو اختتام سال کا ہدف حاصل کرنے کے لیے خاصی کوششیں کرنا ہوں گی۔

### اخراجات

کئی سرکاری خدمات کی وفاقی حکومت سے صوبائی حکومت کو منتقلی سے اخراجات کا طرز یکسر تبدیل ہو گیا ہے۔ م 12ء کی پہلی سہ ماہی میں وفاقی جاری اخراجات میں صرف 4.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ صوبائی اخراجات میں 49.1 فیصد نمو ہوئی (جدول 4.4)۔ علاوہ ازیں، زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران صوبوں کے ترقیاتی اخراجات بھی دگنے ہو گئے ہیں۔

درحقیقت وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے اخراجات میں نمایاں اضافہ متوقع ہے تا کہ مقامی حلقوں کو مطمئن کیا جاسکے۔ اگرچہ جاری اور ترقیاتی اخراجات، دونوں پر دباؤ پڑنے کا امکان ہے۔ تاہم ترقیاتی اخراجات کا خیر مقدم کیا جائے گا کیونکہ ان کے ذریعے اہم طبی انفراسٹرکچر بہتر بنایا جاسکے گا جس سے طویل المیعاد نمو میں مدد ملے گی۔

### صوبائی مالیاتی کارروائیاں

صوبائی مالیت کی ایک جھلک سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوائے بلوچستان کے دیگر تین صوبوں کے اخراجات میں پہلی سہ ماہی کے دوران بہت اضافہ ہوا ہے جس کے نتیجے میں صوبائی فاضل جو م 11ء کی پہلی سہ ماہی میں 81.3 ارب روپے تھا، م 12ء کی پہلی سہ

جدول 4.4: پہلی سہ ماہی کے دوران اخراجات کی تفصیلات				
فیصد نمو	ارب روپے			
	م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء
	8.8	656.6	566.7	جاری
15.9	8.8	656.6	566.7	جاری
4.1	9.9	436.4	419.1	وفاقی
6.7	3.5	292.8	274.5	عام سرکاری خدمات
9.7	14.2	177.3	161.6	سودی ادائیگیاں
94.7	-12.3	27.9	14.3	پنشن
6.9	-25.5	47.8	44.7	گرانٹس
-26.1	13.9	39.8	53.9	دیگر خدمات
15.1	8.1	107.2	93.1	دفاع
22.2	21.6	14.5	11.9	انتظام عام اور سلامتی
49.1	5.8	220.2	147.7	صوبائی
49.7	-65.4	88.9	59.4	ترقیات
82.9	-67.4	78.9	43.1	پی ایس ڈی پی
73.7	-68.3	47.3	27.2	وفاقی
98.7	-65.7	31.6	15.9	صوبائی
-38.4	-58.7	10.0	16.3	دیگر
				ماخذ: وزارت خزانہ

ماہی میں کم ہو کر 11.6 ارب روپے ہو گیا۔<sup>34</sup> اگرچہ دیگر صوبے فاضل کے حصول میں کامیاب ہو گئے تاہم، سندھ کو بنیادی طور پر سیلاب زدہ علاقوں میں بحالی کے لیے غیر متوقع اخراجات کی وجہ سے خسارے کا سامنا کرنا پڑا۔ دیگر صوبوں میں بھی اخراجات میں اضافہ ہوا لیکن ان میں سے بیشتر ترقیاتی اخراجات تھے (جدول 4.5)۔

محاصل کے حوالے سے وفاقی محاصل میں صوبائی حصے کی نمو میں شدید کمی واقع ہوئی ہے۔ صوبائی محاصل میں یہ کمی گزشتہ سال نافذ کیے گئے این ایف سی ایوارڈ کے سبب ہوئی۔ صوبوں کی جانب سے خود اپنے وسائل کو بروئے کار لانے کے حوالے سے م 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صرف سندھ کے ٹیکس محاصل میں ٹھوس نمو ظاہر ہوئی جبکہ دیگر تین صوبوں کے ٹیکس محاصل میں نمو گزشتہ سال سے کم تھی۔

جدول 4.5: پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی مالیاتی آپریشنز										
ارب روپے										
تمام صوبے		بلوچستان		خیبر پختونخوا		سندھ		پنجاب		
م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء	
249.1	267.4	33.1	33.0	45.5	59.5	68.5	60.2	120.3	96.4	مجموعی محاصل
190.1	210.5	27.9	26.0	33.1	28.8	55.2	52.8	94.3	82.5	وفاقی محاصل میں حصہ
14.4	19.2	0.2	0.2	0.9	0.9	8.9	5.3	9.2	8.0	ٹیکس
8.7	18.8	0.3	1.0	7.9	3.5	0.3	0.8	10.4	3.4	نان ٹیکس
35.8	18.9	4.7	5.7	3.6	26.3	4.1	1.3	6.5	2.5	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
167.7	255.8	18.7	15.9	42.5	29.4	77.5	49.4	117.0	73.1	مجموعی اخراجات
151.8	224.1	17.5	14.5	32.5	26.5	73.8	46.0	100.4	64.8	جاری
15.9	31.6	1.2	1.4	10.1	2.9	3.8	3.4	16.6	8.3	ترقیاتی
81.3	11.6	14.3	17.1	3.0	30.1	-9.0	10.9	3.3	23.3	مجموعی توازن
										ماخذ: وزارت خزانہ

<sup>34</sup> م 12ء کے بجٹ میں صوبوں کی جانب سے 125 ارب روپے کا فاضل تجویز کیا گیا۔

جدول 4.6: قرضوں کا بوجھ			
ارب روپے			
فرق	نومبر 11ء	جون 11ء	
527.2	12,673.3	12,146.1	مجموعی قرضے اور واجبات
830.9	11,826.4	10,995.5	مجموعی سرکاری قرضہ
608.1	12,132.6	11,524.5	مجموعی قرضہ
761.7	6,778.7	6,017.0	ملکی سرکاری
-276.7	134.8	411.5	ملکی - پی ایس ایف
123.1	5,219.1	5,096.0	بیرونی
-80.8	540.7	621.5	مجموعی واجبات
-82.7	316.8	399.5	ملکی
1.9	223.9	222.0	بیرونی
یادداشتی اجزا			
370.7	6387.7	6017.0	گھٹی قرضے کی ایڈجسٹمنٹ کے بعد
ع: عبوری			
ماخذ: بینک دولت پاکستان			
جدول 4.7: جولائی تا نومبر ملکی سرکاری قرضے میں مطلق فرق			
ارب روپے			
م 12ء	م 11ء		
761.7	477.1		ملکی سرکاری قرضہ
			بمطابق سرمایہ کاری
274.9	60.0		مستقل قرضہ
421.0	363.6		رواں قرضہ
جس میں			
566.3	114.8		مارکیٹ ٹریڈری بلز
-45.0	295.6		ایم آر ٹی بیز
65.8	54.8		غیر فنڈ قرضہ
بمطابق ادارہ			
500.7	337.9		بینکوں کے ذریعے
545.7	42.3		جدولی بینک
-45.0	295.6		اسٹیٹ بینک
261.0	140.5		غیر بینک قرضے کے ذریعے
0.0	-1.3		بیرونی کرنسی آلات
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

## 4.2 مجموعی قرضے اور واجبات

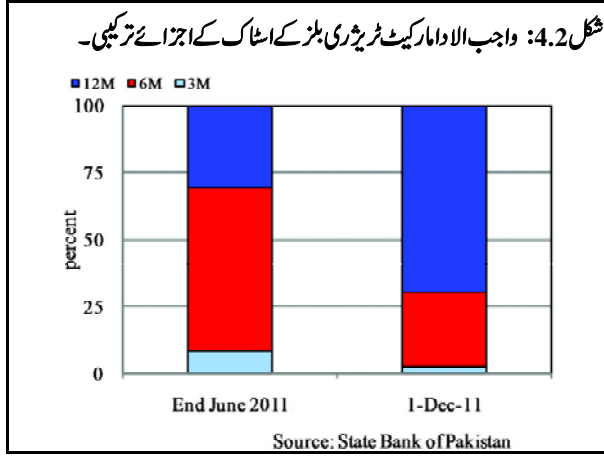
بجلی کے شعبے، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور خریداری پر مامور سرکاری ایجنسیوں کے گردشی قرضے کے تصفیے کے نتیجے میں م 12ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران قرض اور واجبات کے مجموعی اسٹاک میں 572.2 ارب روپے کا نمایاں اضافہ ہوا، جو 127.2 کھرب روپے تک پہنچ گیا (جدول 4.6)۔ تاہم، اس ایک بارگی عامل کی مطابقت کے بعد قرض اور واجبات کے اسٹاک میں اضافے کا حجم جولائی تا نومبر م 12ء کے دوران گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں کم ظاہر ہوا۔

مزید برآں، چونکہ بیرونی سرمائے کی آمد کم ہو گئی، اس لیے مالیاتی خسارے کی مالکاری کا بوجھ ملکی بینکاری اور غیر بینکاری وسائل پر آ گیا۔<sup>35</sup> اگرچہ یہ رجحان بیرونی مقروضیت کے حوالے سے خوش آئند ہو سکتا ہے لیکن نجی شعبے کے لیے اس کے اثرات منفی ہیں۔ علاوہ ازیں، بیرونی سرمائے کی آمد میں کمی کے سبب جاری کھاتے کے خسارے کی مالکاری کے لیے پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ پڑ رہا ہے۔<sup>36</sup>

## حکومت کے ملکی قرضے

حکومت کی قرضے کی بڑھتی ہوئی ضروریات زیادہ تر قلیل مدتی رواں قرضہ جاتی وثیقہ جات سے پوری کی گئیں (جدول 4.7)۔ جس کی وجہ سے جدولی بینکوں کا ملکی قرضہ مزید بڑھ گیا۔ اختتام جون 2011ء کو یہ قرضہ 33.4 فیصد تھا، جو اختتام نومبر 2011ء کو 37.7 فیصد تک پہنچ گیا۔

35 جولائی تا نومبر م 12ء کے دوران قرض اور واجبات کی مجموعی توسیع میں ملکی عناصر کا حصہ 76.3 تھا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یہ حصہ 69.1 فیصد تھا۔  
36 پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر جو اختتام جون 2011ء پر 27.9 در آمدی ہفتوں کی سطح پر تھے، اختتام نومبر 2011ء کو کم ہو کر 23.6 در آمدی ہفتوں کی سطح پہنچ گئے۔



#### رواں قرضہ

جدولی بینکوں کے مارکیٹ ٹریڈری بلز نومبر 2011ء میں گردش قرضے کے تصفیے کے ضمن میں ماکاری کا ایک بڑا ذریعہ تھے۔ بالخصوص، حکومت نے 4 نومبر 2011ء کو منعقدہ نیلامی میں 12 ماہ کے مارکیٹ ٹریڈری بلز سے 200 ارب روپے حاصل کیے۔

مثبت پہلو کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کی جانب سے جولائی اور اکتوبر 2011ء میں زری پالیسی میں نرمی کرنے کے بعد رواں قرضے کے خاکہ عرصیت

میں بہتری آئی ہے۔ اس کی وجہ کمرشل بینکوں کی سرمایہ کاری کی قلیل مدتی بلز کے بجائے 12 ماہ کے ٹریڈری بلوں میں منتقلی ہے (شکل 4.2)۔ طویل مدتی تسکات میں اس منتقلی سے حکومت کو درپیش اجزائے ثانی اور شرح سود کے خطرات میں کمی واقع ہوگی۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کی جانب سے سرمایہ کاری کو متنوع بنانے کی کوششوں کے نتیجے میں مارکیٹ ٹریڈری بلز کی نیلامی میں غیر بینک شعبے کے ذریعے حاصل کردہ رقم میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔<sup>37</sup>

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کے حکومتی قرضے کے اسٹاک میں جون 2011ء کے مقابلے میں مالی سال 12ء کی جولائی تا نومبر کی مدت کے دوران 145 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی۔ چونکہ حکومت اسٹیٹ بینک سے اضافی میزانیہ قرض گیری کو صفر کی سطح پر رکھنے کی کوشش کر رہی ہے، چنانچہ م س 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 103.5 ارب روپے واپس کیے گئے۔ تاہم، حکومت کو اکتوبر 2011ء میں اسٹیٹ بینک سے دوبارہ قرض لینا پڑا کیونکہ پالیسی ریٹ میں کمی اور اس کے نتیجے میں مارکیٹ ٹریڈری بلز کی یافت میں کمی کے سبب جدولی بینک حکومتی پیپر میں سرمایہ کاری کی جانب راغب نہیں ہو رہے ہیں۔<sup>38</sup> چنانچہ حکومت کو تکمیل عرصیت کی رقم کے تصفیے کے لیے اسٹیٹ بینک سے قرض لینا پڑا۔

#### مستقل قرض

مستقل قرض کے ذریعے رقوم کی آمد میں اضافے کا رجحان برقرار رہا جو م س 11ء کی دوسری سہ ماہی سے جاری ہے۔ خصوصاً، م س 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران منعقدہ نیلامی میں پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کے ذریعے 50 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 52.2 ارب روپے حاصل کیے گئے۔ تاہم مستقل قرض کے اسٹاک میں نومبر 2011ء میں اضافہ ہوا کیونکہ حکومت نے گردش قرضے کے تصفیے کے لیے 5 سالہ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کے ذریعے 195 ارب روپے کی خطیر رقم حاصل کی۔

<sup>37</sup> جولائی تا نومبر م س 12ء کے دوران حکومت نے مارکیٹ ٹریڈری بلز کے ذریعے غیر بینک شعبے سے 159.1 ارب روپے حاصل کیے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران غیر بینک شعبے کو 208 ارب روپے ادا کیے تھے۔

<sup>38</sup> مارکیٹ ٹریڈری بلز کی خالص تکمیل عرصیت کی قبولیت 20 اکتوبر 2011ء اور 14 دسمبر 2011ء کو منعقدہ نیلامیوں میں منئی تھی۔

جدول 4.8: جولائی تا نومبر 2011ء قرضے کے حجم میں مطلق فرق		
ملین ڈالر		
م 12ء	م 11ء	
-780.0	1832.0	سرکاری قرضہ
-352.0	1230.0	سرکاری قرضہ
-380.0	578.0	آئی ایم ایف سے
-48.0	24.0	زربادلہ واجبات
54.0	-42.0	پی ایس ایز کا بیرونی قرضہ
471.0	165.0	فجی شعبے کا بیرونی قرضہ
-255.0	1955.0	مجموعی بیرونی قرضہ
ع: عبوری		
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

#### غیر فنڈ قرضہ

قومی بجٹ اسکیموں کے وثیقہ جات میں رقوم کی آمد میں جولائی تا نومبر 2011ء کے دوران گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 20.1 فیصد کا بھرپور اضافہ ہوا۔ رقوم کی ماہانہ آمد کے ایک تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قومی بجٹ اسکیموں کی شرحوں میں کمی (اکتوبر 2011ء میں) کے باوجود ان وثیقہ جات میں سرمایہ کاری کی اب تک حوصلہ شکنی نہیں ہوئی۔

#### بیرونی قرضہ

پاکستان کے بیرونی قرضے کے اسٹاک میں اس کی جون 2011ء کی کیفیت کے مقابلے میں اختتام نومبر 2011ء میں 255 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس اسٹاک میں بے پناہ اضافہ ہوا تھا (جدول 4.8)۔<sup>39</sup> تاہم م 11ء میں آئی ایم ایف کے پروگرام کی معطلی کے بعد بیرونی قرضوں کی آمد میں کمزوری آنے کی توقع تھی۔

آئی ایم ایف کے پروگرام کی جلد معطلی سے ملک کی مجموعی معیشت کے بارے میں عالمی مالی اداروں کو منفی پیغام گیا ہے، جنہوں نے پاکستان کو ملنے والی امداد روک دی ہے۔

#### مستقبل کے امکانات

مذکورہ بالا مالیاتی صورتحال کو درپیش خطرات اور بیرونی سرمائے کی آمد میں کمزوری کی بنا پر ملکی قرضے کے اسٹاک میں اضافے کا رجحان برقرار رہنے کا امکان ہے۔ جہاں تک قرض کی واپسی کا تعلق ہے، اگرچہ پالیسی ریٹ میں کمی سے قرض کی لاگت کم ہوئی ہے۔ تاہم پاکستانی روپے کی قدر میں منفی حرکت کے نتیجے میں بیرونی قرضے کی لاگت میں اضافے کے باعث ان فوائد کے اثرات جزوی طور پر زائل ہو سکتے ہیں (باکس 4.2)۔ چنانچہ مجموعی حوالے سے قرض کی واپسی حکومتی محاصل کے ایک جز کی حیثیت سے م 11ء میں پہلے ہی 43.3 فیصد پر ہے، مستقبل میں اس میں مزید اضافے کا امکان ہے۔

<sup>39</sup> پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے روپے میں پاکستان کے بیرونی قرضے میں اضافہ ہو گیا، جیسا کہ اس باب کی جدول 4.6 میں ظاہر کیا گیا ہے۔

جدول 4.1.1: رواں قرضہ آلات کی ٹیلا میں پخت (ارب روپے)			
ایم آر ٹی بی	چھ ماہ	تین ماہ	پہلے تین ماہ
پہلا تناظر			
13.6	13.4	13.2	
دوسرا تناظر			
11.9	11.8	11.8	
سوڈی ادائیگی			
پہلا تناظر			
58.3	23.7	2.29	
دوسرا تناظر			
51.2	17.7	1.6	
پخت			
7.1	6.0	0.7	

\* پہلا تناظر: پالیسی ریٹ میں 150 بی بی ایس کی سے پہلے  
 \* دوسرا تناظر: پالیسی ریٹ میں 150 بی بی ایس کی کے بعد  
 اینالسٹ کا تخمینہ بینک دولت پاکستان کے ڈیٹا پر مبنی ہے۔

جدول 4.1.2: 12 مہینوں میں شرح مبادلہ میں کمی اور قرضے کی ادائیگی کا بوجھ (ارب روپے میں)			
مجموعہ	سوڈ	اصل	قرضے کی ادائیگی (امریکی ڈالر)
3.5	0.5	3.0	
قرضے کی ادائیگی پاکستانی روپے میں*			
پہلا تناظر			
300.4	42.4	258.0	
دوسرا تناظر			
304.7	43.0	261.6	
تیسرا تناظر			
305.6	43.2	262.4	
* پہلا تناظر: 11 مہینوں میں اوسط شرح مبادلہ 85.55			
* دوسرا تناظر: 12 مہینوں کی پہلی سہ ماہی میں اوسط شرح مبادلہ 86.76			
* تیسرا تناظر: اکتوبر، نومبر، دسمبر 11 مہینوں میں اوسط شرح مبادلہ 87.01			
اینالسٹ کا تخمینہ اقتصادی امور ڈویژن کے ڈیٹا پر مبنی ہے۔			

نہیں ہے۔<sup>40</sup> چنانچہ مہم 12ء کے دوران سوڈی ادائیگیوں میں زیادہ تر پخت 3 اور 6 ماہ کے ٹریڈری بلز اور 12 مہینوں کی دوسری سہ ماہی کے دوران تخلیق شدہ مارکیٹ ٹریڈری بلز سے ہونے کا امکان ہے۔ 8 اکتوبر 2011ء کو زری پالیسی میں پالیسی ریٹ میں 150 بنیادی پوائنٹس کی کمی کے اعلان کے بعد مارکیٹ ٹریڈری بلز کی پوزیشن میں مہم 12ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مہم 12ء کی دوسری سہ ماہی میں 160-140 بنیادی پوائنٹس کی نمایاں کمی واقع ہوئی۔ اس کے مہم 12ء کے دوران سوڈی ادائیگیوں میں 13.8 ارب روپے کی پخت میں تبدیلی ہونے کی توقع ہے، جس سے اس عرصے کے دوران مالیاتی خسارے میں مجموعی ملکی پیداوار کے 0.1 فیصد کے مساوی کمی کی نشاندہی ہوتی ہے (جدول 4.1.1)۔

#### شرح سود کے اثرات

دفتر قرضہ جات، اسلام آباد کے مطابق مہم 12ء کے لیے بیرونی قرضے کی ادائیگی کی مد میں حکومت کا تخمینہ 4.1 ارب ڈالر ہے۔ کرنسی کے حوالے سے ان میں سے 85 فیصد مالی ذمہ داریاں امریکی ڈالر کی مالیت میں ہیں جبکہ باقی رقم دیگر کرنسیوں، مثلاً یورو، یین وغیرہ میں واجب الادا ہیں۔ امریکی ڈالر کے زیادہ حصے کے باعث ملک کے قرضے کی ادائیگیوں پر روپے کے حوالے سے بوجھ پڑتا ہے، جو پاکستانی روپے امریکی ڈالر کی شرح مبادلہ کی منفی حرکات سے بہت متاثر ہوتا ہے۔

روپے اور ڈالر کی شرح مبادلہ مہم 11ء میں نسبتاً مستحکم رہنے کے بعد مہم 12ء میں بڑھتے ہوئے دباؤ کی زد میں آ گیا ہے۔<sup>41</sup> اس کے نتیجے میں جاری حساب، جو مہم 11ء میں فاضل تھا، مہم

40 تین واجب الادا ٹریڈری بلز کی تحویل جو اگست 2011ء کو 168 ارب روپے کی سطح پر تھی، یکم دسمبر 2011ء کو کم ہو کر 64.7 ارب روپے کی سطح پر آ گئی۔  
 41 مہم 11ء کے دوران پاکستانی روپے میں 0.6 فیصد کی نامی کمی واقع ہوئی جبکہ مہم 10ء میں 4.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔



12ء میں خسارے میں تبدیل ہو رہا ہے۔ م س 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 1.4 فیصد کمی اور اکتوبر اور نومبر 2011ء کے دوران 1.7 فیصد کمی مزید کمی واقع ہوئی۔ روپے کی قدر میں کمی کے سبب ملک کے بیرونی قرضوں کی روپے میں واپسی کی مالیت بڑھ رہی ہے۔ تخمینوں کے مطابق م س 11ء کے مقابلے میں امریکی ڈالر سے پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 1.4 فیصد کمی اوسطاً کی سے م س 12ء کے دوران ملک کے قرضے کی روپے میں ادائیگی کے بوجھ میں 4.2 ارب روپے کے اضافے کا امکان ہے جبکہ ڈالر سے روپے کی شرح مبادلہ میں 1.7 فیصد کمی زیادہ کمی کے سبب ادائیگی قرض کے بوجھ میں 5.1 ارب روپے کا اضافہ ہوگا (جدول 4.1.2)۔<sup>42</sup>

42 ان تخمینوں میں امریکی ڈالر کی مالیت میں بیرونی قرضے کی ادائیگی شامل ہے۔